

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جہاں موت وہاں تمہیز و تکفین
احکامِ مرثیت سے متعلق جامع تحریر

تکمیل و تکفین

مولانا محمد صدیق ہزاروی

طلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاریگیٹ لاہور

جہاں موت وہاں تمہیز و تکفین
احکامِ مریت سے متعلق جامع تحریر

تمہیز و تکفین

مولانا محمد صدیق ہزاروی

طلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری گیٹ، لاہور

نام کتاب تجہیز و تکفین

مؤلف محمد صدیق ہزاروی

صفحات ۵۶ ○

طباعت بارِ اول جُمادی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ / نومبر ۱۹۹۴ء

ہدیہ تمام فوت شدہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے

○ دعائے مغفرت اور معاونین کے لئے خصوصی دعا

ملنے کا پتہ

محمد صدیق ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

فون نمبر ۷۶۵۷۸۴۲

(نوٹ)

لاہور سے باہر کے حضرات پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ارسال کریں۔

انتساب

اپنی والدہ مرحومہ رحمتہ اللہ علیہا کے نام
 جنہوں نے اپنی اولاد اور پوتوں کی روحانی، جسمانی
 تربیت کی ذمہ داری نبانے کے بعد مورخہ ۲۰ جمادی الاولیٰ
 ۱۴۱۵ھ / ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز بدھ اس دارفانی سے کوچ کیا

محمد صدیق ہزاروی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا دنیا میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے ایک نہ ایک دن اسے موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کل نفس ذائقة الموت ہر نفس نے موت کو چکھنا ہے۔

فوت ہونے والے سے متعلق جتنے احکام ہیں مثلاً موت کے وقت اس کو کیسے لٹایا جائے؟ اسے غسل دینے کا طریقہ کیا ہے؟ اس کے کفن میں کتنے اور کون کون سے کپڑے ہوتے ہیں؟ کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟ نماز جنازہ کیسے پڑھی جائے؟ اس کو قبر میں دفنانے کا طریقہ کیا ہے؟ اور

اس کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کی کیا صورت ہے؟
 ان تمام احکام کا تعلق میت کے عزیزوں، رشتہ
 داروں، دوست احباب، اور خاص طور پر اس کے گھر والوں
 سے ہے۔ لہذا ہم میں سے ہر شخص کو ان تمام مسائل اور
 طریقوں کا علم ہونا چاہئے۔

بد قسمتی سے ہم دین سے اتنے دور ہو چکے ہیں کہ اس
 اہم ذمہ داری کو نبانے سے بھی غافل ہیں حتیٰ کہ بعض
 اوقات بہت زیادہ تلاش کے باوجود میت کو غسل دینے کے
 لئے کوئی شخص نہیں ملتا اور پریشانی اٹھانا پڑتی ہے حالانکہ یہ
 کام تو خود گھر والوں کو کرنا چاہئے۔

ایک عرصہ سے خیال تھا کہ ایک مختصر کتاب لکھی

جائے جس میں نہایت آسان انداز میں ان تمام ضروری باتوں کا ذکر ہو یہ کتاب ہر گھر میں ہر وقت موجود رہے تاکہ ضرورت کے وقت اس سے فائدہ اٹھایا جائے لیکن مصروفیات کی وجہ سے ایسا نہ ہوا..... ابھی چند دن قبل جامعہ نظامیہ رضویہ میں درجہ رابعہ کے طلباء کو ہدایہ کا سبق پڑھاتے ہوئے جب احکام جنازہ پر پہنچے تو طلباء کی طرف سے بھی اس اہم کام کا مطالبہ ہوا۔

لہذا راقم نے مناسب سمجھا کہ اس کار خیر میں تاخیر نہ کی جائے اور جتنی جلدی ممکن ہو یہ کتاب مسلمانوں کے گھروں میں پہنچ جائے۔

چنانچہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۴ء بروز جمعہ المبارک اس کا آغاز کر دیا

گیا اور الحمد للہ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۹۴ء سوموار کو یہ کتاب پایہ تکمیل کو پہنچ گئی۔

اپنے مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ آپ چاہے دوکاندار ہوں یا سرکاری ملازم، آفیسریا کلرک، امام ہوں یا مقتدی یہ مسائل سب سے متعلق ہیں اس لئے اس کتاب کے مطالعہ میں کوتاہی کر کے اپنے فوت ہونے والے عزیزوں کو دوسروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑیں بلکہ خود اسلامی شرعی طریقے کے مطابق انہیں دار دنیا سے عالم برزخ کی طرف رخصت کریں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ کے مدرس اور شیخ الحدیث علامہ محمد رشید نقشبندی نے بعض مفید مشوروں سے نوازا اور جامعہ کے شعبہ درس نظامی کے درجہ ثانیہ

ثالثہ 'رابعہ' خامسہ 'اور سادسہ کے طلباء نے اس کی طباعت
 میں بھرپور حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر
 عطا فرمائے اور ہم سب کو دین سیکھنے اور اس پر عمل پیرا
 ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد صدیق ہزاروی

۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۵ھ / ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء

ابتدائی حالت

جب کسی پر موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو اسے چار پائی پر لٹا دیں، چارپائی کا سرہانہ شمال (قطب) کی طرف اور پائنتی جنوب کی طرف ہو۔ سنت یہ ہے کہ اسے دائیں پہلو پر لٹائیں اور اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو یا سیدھا لٹا کر پاؤں قبلہ کی طرف کریں اور سر کو ذرا اونچا کر دیں اس طرح بھی وہ قبلہ رخ ہو جائے گا۔ پھر اس کے سامنے بیٹھ کر کلمہ

شہادت **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**

پڑھیں لیکن یاد رہے کہ اسے پڑھنے کے لئے نہ کہیں

موت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ پاؤں ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور کھڑے

نہیں ہو سکتے اور ناک ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

کیونکہ ہو سکتا ہے وہ اس حالت میں انکار کر دے۔
 علاوہ ازیں اس کے پاس بیٹھ کر سورہ یسین اور سورہ
 رعد بھی پڑھی جائے اس سے روح کے نکلنے میں آسانی ہوتی
 ہے۔ نیز وہاں اگر بتیاں وغیرہ بھی سلگا دی جائیں تاکہ خوشبو
 رہے۔ علاوہ ازیں اس کمرے میں اگر تصاویر ہوں تو انہیں
 بھی ہٹا دیں کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں (رحمت کے) فرشتے
 داخل نہیں ہوتے۔ حیض اور نفاس والی عورتیں وہاں آسکتی
 ہیں لیکن اگر حیض اور نفاس کا خون ختم ہو چکا ہو اور ابھی
 غسل نہ کیا ہو تو ایسی خواتین یا ایسا شخص جسے غسل کی
 حاجت ہو وہ جب تک غسل نہ کر لیں اس کے پاس نہ

آئیں۔

جب روح نکل جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دیں

تاکہ کھلی نہ رہ جائیں۔ آنکھوں کو بند کرنے والا یہ الفاظ کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ
 اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ
 مَا بَعْدَهُ وَاَسْعِدْهُ بِبِقَابِكَ وَاَجْعَلْ
 مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ

(اللہ تعالیٰ کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ملت پر اس کی آنکھیں بند کرتا ہوں۔ یا اللہ اس پر اس کے

معاملے کو آسان کر دے، بعد والی منازل کو آسان فرما دے
اسے اپنی ملاقات کا شرف بخش دے اور جدھر یہ جا رہا ہے
اسے اس جگہ سے بہتر بنا جہاں سے یہ نکلا ہے) اگر مکمل دعا
یاد نہ ہو تو صرف

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ

ہی پڑھ لے۔ آنکھیں بند کرنے کے بعد ٹانگیں سیدھی کر
ویں بازوؤں کو لمبا کرتے ہوئے پہلوؤں کے ساتھ سیدھا
کر دیں۔ اور کپڑے کی ایک چوڑی پٹی لیں اور اسے ٹھوڑی
کے نیچے سے لیجا کر سر کی چوٹی پر باندھ دیں اس طرح جبرٹے
باندھنے سے منہ بند رہے گا۔ اور کھلنے سے محفوظ ہو جائے
گا۔ پیٹ پر کوئی بھاری چیز لوہا وغیرہ رکھ دیں تاکہ پھول نہ

جائے۔ یاد رکھیں میت کے پاس بلند
 آواز سے رونا اور بین کرنا سخت منع ہے البتہ اظہار غم کے
 لئے آنسو بہانے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بات خواتین کو خاص
 طور پر یاد رکھنی چاہئے کہ اپنی زبان سے کوئی ناجائز کلمہ یا
 بارگاہ خداوندی میں شکایت کا جملہ نہ نکالیں بلکہ صبر کا مظاہرہ
 کریں اسی میں بہتری ہے اور یہی اسلامی تعلیم ہے۔

میت کو غسل دینا

میت کو غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو کسی
 باپردہ جگہ میں لکڑی کے ایک تختے پر (جو عموماً محلے کی مسجد میں
 موجود ہوتا ہے) لٹادیں۔ ناف سے گھٹنوں تک پردہ کر کے

اس کا لباس اتار دیں۔ اس تختے کے ارد گرد اگر بتیاں جلا دیں تاکہ خوشبو رہے۔ ایک شخص غسل دے اور دوسرا پانی ڈالے۔ غسل دینے کے لئے وہاں ایسے لوگ ہوں جنہیں میت کے ساتھ کسی قسم کا خصوصی تعلق ہو اور وہ قابل اعتماد ہوں تاکہ اگر کوئی ناپسندیدہ بات دیکھیں تو دوسروں کو نہ بتائیں۔ میت کو سیدھا لٹا کر پہلے استنجاء اور پھر وضو کروائیں۔ لیکن نہ تو کلی کرائیں اور نہ ہی ناک میں پانی ڈالیں۔ کیونکہ پانی کا نکالنا مشکل ہو گا۔ البتہ غسل دینے والے کو چاہئے کہ وہ اپنی انگلی پر کپڑا لپیٹ کر اسے تر کر کے میت کے دانتوں اور ہونٹوں پر پھیرے اور ناک میں بھی داخل کرے۔ پھر صابن سے اچھی طرح صفائی کر کے اس پر پانی بہا دیں۔ پھر اسے

بائیں پہلو پر لٹائیں۔ یعنی دایاں پہلو اوپر کو رہے۔ اب اچھی
 طرح صفائی کر کے اس پر پانی بہا دیں اس کے بعد دائیں پہلو
 پر لٹا کر بائیں پہلو کو اچھی طرح دھویں اور پانی بہا دیں۔ پھر
 ایک شخص بیٹھ کر میت کی پیٹھ کو اپنے پیٹھ کے ساتھ لگاتے
 ہوئے اسے بٹھائے اور اس کے پیٹھ کو آہستہ آہستہ ملے
 تاکہ اندر سے کسی نجاست و غیرہ نے نکلنا ہو تو نکل جائے اور
 بعد میں کفن خراب نہ ہو۔ پھر نہایت نرمی کے ساتھ کسی
 کپڑے یا نرم تولیے سے اس کے جسم کو خشک کر دیا جائے۔
 یاد رکھیں میت کے ناخن اور بال نہ کاٹیں اگرچہ بڑھے ہوئے
 ہوں اور نہ ہی اس کے بالوں میں کنگھی کریں کیونکہ اب
 میت کو ان باتوں کی ضرورت نہیں ہے۔

نوٹ :- بعض لوگ غسل کے لئے مٹی کے گھڑے اور کوزے خرید کر غسل دیتے ہیں اور پھر مسجد میں رکھ دیتے ہیں اس طرح کرنا مال ضائع کرنا ہے آپ گھر کے کسی بھی برتن میں پانی ڈال کر کسی بھی برتن کے ساتھ غسل دے سکتے ہیں میت کو غسل دینے سے برتن ناپاک نہیں ہو جاتے۔

کفن کے کپڑے

کفن تین قسم کا ہوتا ہے

(۱) کفن سنت (۲) کفن کفایت

(۳) کفنِ ضرورت

مرد کا کفن سنت تین کپڑے ہیں

دو بڑی چادریں اور ایک قمیص۔ ایک چادر کو ازار اور
دوسری کو لفافہ کہتے ہیں۔

عورت کا کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔

دو بڑی چادریں اور ایک قمیص (یعنی ازار، لفافہ،
قمیص) ایک دوپٹہ (اوڑھنی) اور ایک کپڑا جو ناف سے چھاتی
تک ہو اس کے ساتھ چھاتی کو باندھا جاتا ہے۔ اسے سینہ بند
کہتے ہیں۔

کفن کفایت مرد کے لئے دو کپڑے یعنی ازار اور لفافہ
اور عورت کے لئے تین کپڑے ہیں یعنی دو چادریں اور ایک
دوپٹہ۔

کفن ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کفن کے لئے یہ کپڑے دستیاب نہ ہو سکیں تو کسی بھی پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ کفن کے لئے سفید رنگ کا سوتی کپڑا استعمال کیا جائے جو نہ تو بالکل ہلکی قیمت کا ہو اور نہ ہی بہت زیادہ قیمتی۔

ازار :- یہ چادر اتنی لمبی ہو کہ میت کے سر سے پاؤں تک آسکے اور اس کی چوڑائی اس قدر ہو کہ دونوں طرف سے میت پر لپیٹی جاسکے۔

لفافہ :- یہ چادر ازار سے کچھ بڑی ہو مثلاً اگر ازار دو گز ہے تو یہ اڑھائی گز ہونی چاہئے کیونکہ اسے سر اور پاؤں کی طرف سے باندھنا ہوگا۔ اس کی چوڑائی بھی ازار کی طرح

ہوگی۔

قمیص :- اس کے لئے اتنا کپڑا ہو کہ میت کی گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے دونوں طرف آسکے۔ اگلی طرف سے مکمل اور پچھلی طرف سے تھوڑا سا کپڑا رکھنا صحیح نہیں ہے۔ قمیص کے بازو اور گریبان کچھ نہ ہوں البتہ میت کو پہنانے کے لئے مرد کی قمیص کو کاندھے پر چیریں اور عورت کی قمیص کو سینے کی طرف سے چیریں۔ چونکہ قمیص کو کناروں سے لپیٹا نہیں جاتا لہذا اس کی چوڑائی ازار اور لفافہ کی چوڑائی سے کم ہو۔

کفنی لکھنا

میت کی قمیص (کفنی) کے اس حصہ پر جو سینے پر ہوگا
 کلمہ طیبہ (پہلا کلمہ) یا کلمہ شہادت (دوسرا کلمہ) لکھ دیں
 اس سے میت کو فائدہ ہوگا۔ (انشاء اللہ)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دے کر فارغ ہوئے تو نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی آپ نے اپنا تہبند شریف عطا
 فرمایا اور فرمایا اس کو کفن کے اندر میت کے جسم سے ملا کر
 رکھ دو۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ نیک لوگوں کے لباس اور ان کے تبرکات سے موت کے بعد قبر میں بھی برکت لینا مستحب ہے جیسا کہ موت سے پہلے (مستحب) ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوت ہوتے وقت وصیت کی تھی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور ناخن مبارک لے کر میرے منہ میں آنکھوں پر اور سجدے والے اعضاء پر رکھ دینا لہذا بزرگان دین کے تبرکات بھی رکھ دیئے جائیں تو نفع بخش ہیں۔

کفن پہنانا

کفن کے کپڑوں کو خوشبو لگائیں اس کے بعد جہاں میت کو

لٹانا ہے ، اس چار پائی پر نیچے گدا وغیرہ بچھانے کے بعد بڑی چادر (لفافہ) بچھا دیں اس کے اوپر دوسری چادر (ازار) بچھا دیں اور پھر کفنی (قمیص) بچھائیں اب میت کو وہاں لٹا کر پہلے قمیص پہنائیں۔ داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو لگا دیں اور

سجدے کی جگہوں یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور پاؤں کی پیٹھ پر کافور لگائیں۔ پھر اوپر والی چادر (ازار) کو پہلے بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف سے لپیٹ دیں اس کے بعد نچلی چادر (لفافہ) کو اسی طرح پہلے بائیں طرف سے اور پھر دائیں طرف سے میت پر لپیٹ دیں تاکہ دائیں جانب اوپر رہے۔ کفن کے کپڑے سے کچھ زائد کپڑا بھی لے لیا جائے اور اس سے تین ڈورے بنالیں۔ اور اب بڑی چادر کے زائد

حصے کو سر کی طرف سے بھی اور پاؤں کی طرف سے بھی باندھ دیں اور اسی طرح اگر ضرورت سمجھیں تو جسم کے درمیان سے بھی باندھ دیا جائے تاکہ کفن کھلنے نہ پائے۔ لیکن بہت سخت کر کے نہ باندھیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے کفنی (قمیص) پہنانے کے بعد بالوں کے دو حصے کرتے ہوئے ایک کو ایک طرف سے اور دوسرے حصے کو دوسری طرف سے سینے پر ڈال دیں۔ اب دوپٹے کو پیٹھ کے نصف حصے کے نیچے بچھا کر سر پر لاتے ہوئے منہ پر اس طرح ڈالیں جس طرح نقاب ڈالا جاتا ہے۔ اور یہ دوپٹہ سینے پر رہنا چاہئے اس کے بعد دو بڑی چادریں اسی طرح لپیٹیں جس طرح پہلے بیان ہوا پھر سب سے

اوپر سینہ بند باندھیں جو عورت کے پستان سے ران تک ہو یا کم از کم ناف تک ہو۔ اس کے بعد سر اور پاؤں کی طرف سے بڑی چادر کو اسی طرح باندھ دیں جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے۔

نوٹ :- بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ جس طرح فوت شدہ مرد کا چہرہ دکھایا جاتا ہے اسی طرح عورت کا منہ ننگا کر کے عام لوگوں کو دیکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ کسی غیر محرم کے لئے اسے دیکھنا جائز نہیں۔

جنازہ اٹھانے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے لہذا ہر شخص کو اس کے

لئے کوشش کرنی چاہئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اٹھایا تھا۔ سنتِ طریقہ یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور ہر شخص چار پائی کے چاروں پایوں کے ساتھ دس دس قدم چلے اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے سرہانے کی دائیں طرف کو کندھا دے یہ میت کا بھی دایاں کندھا ہوگا۔ اور اٹھانے والے کا بھی۔ دس قدم چلنے کے بعد اسی طرف پیچھے پائنٹی کی طرف آجائے یہاں بھی دس قدم چلے اور اس کے بعد سرہانے کی بائیں طرف چلا جائے۔ اسے اٹھاتے ہوئے دس قدم چلے اور پھر اسی سمت میں پیچھے آجائے۔ اور دس قدم چلے اس طرح چالیس قدم ہو جائیں گے۔ دس دس قدم چلنا کم از کم مقدار

ہے۔ زیادہ کی کوئی قید نہیں۔ جتنا چاہے چلے۔ سرکارِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے کو چالیس قدم
لے کر چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔

بعض جگہ جنازہ کو گھر سے باہر لے جاتے وقت امام
مسجد چالیس قدم ساتھ چلتے ہیں اور جنازہ کو کندھا دیتے ہیں
پھر رک کر سب حضرات دعائے مانگتے ہیں اگرچہ یہ طریقہ ضروری
نہیں لیکن اچھا طریقہ ہے لہذا اسے روکنا یا ناجائز کہنا غلط
بات ہے اس طریقے کو قدم گننا کہتے ہیں۔ اگر میت چھوٹا بچہ
ہو تو ایک آدمی اسے ہاتھوں پر اٹھا کر لے جائے۔

میت کو قبرستان کی طرف لے جاتے ہوئے نہ بہت
تیز چلیں اور نہ ہی بالکل آہستہ بلکہ درمیانی رفتار سے جائیں

نیز میت کے ساتھ جاتے ہوئے کلمہ شہادت کا ورد کریں۔ کلمہ شہادت آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ لیکن اس زمانے میں حالات کے تقاضے کے مطابق فقہاء کرام نے بلند آواز سے پڑھنا بھی جائز قرار دیا ہے۔ دنیاوی گفتگو سے پرہیز کریں اور موت کو یاد رکھیں۔ جنازے کے پیچھے پیچھے جانا بہتر ہے عورتوں کو جنازے کے ساتھ جانا منع ہے خاص طور پر پیٹنے والی ہوں تو انہیں سختی سے منع کریں۔ چارپائی کا سرہانہ آگے کی طرف ہونا چاہئے اور جنازہ گاہ میں پہنچنے کے بعد جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے بیٹھنا نہیں چاہئے۔

نماز جنازہ

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر چند افراد بھی پڑھ لیں

تو سب کی طرف سے کافی ہوگی اور کوئی بھی نہ پڑھے تو جن جن کو اطلاع ملی تھی اور وہ شریک نہیں ہوئے وہ سب گناہ گار ہوں گے۔ نماز جنازہ کے لئے ضروری ہے کہ میت موجود ہو اور آگے ہو یہی وجہ ہے کہ اسلام میں غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔ امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور صفیں کم از کم تین ہوں اگر نمازی کم ہوں تب بھی تین صفیں ضرور بنا لیں اس کی فضیلت ہے۔

نماز جنازہ کی چار تکبیریں اور کھڑا ہونا فرض اور اس میں ثناء، درود شریف اور دعا پڑھنا سنت ہے سب سے پہلے نیت کریں اور پھر اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اس کے بعد ثناء پڑھیں پھر اللہ اکبر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اب درود

شریف پڑھ کر پھر اللہ اکبر کہیں اور ہاتھوں کو نہ اٹھائیں اس کے بعد دعا پڑھیں اور آخر میں اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کھول دیں اور دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

نیت

نماز جنازہ کی نیت اس طرح کریں ”خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے چار تکبیر نماز جنازہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے، دعا واسطے حاضر میت کے منہ طرف قبلہ شریف کے پیچھے امام صاحب کے“ اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔

ثناء

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَجَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ شَنَاؤُكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ .

(اے اللہ ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں

تیرا نام برکت والا ہے تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا
کوئی معبود نہیں)۔

دُرُود شَرِيف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ

وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(اے اللہ ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام اور آپ کی آل پر رحمت بھیجی۔ سلام بھیجا، برکت عطا
کی اور رحمت سے نوازا بے شک تو تعریف والا بزرگی والا
ہے۔

وَعَا
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا

وَأَنْتَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا
فَأَحْيِهِ عَلَيَّ الْإِسْلَامِ وَمِنْ
تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَيَّ الْإِيمَانِ

یا اللہ ! ہمارے زندہ، فوت شدہ، حاضر غائب،
چھوٹوں اور بڑوں، مردوں اور عورتوں (سب) کو بخش دے
یا اللہ ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ
رکھ اور ہم میں سے جیسے موت دے اسے ایمان پر موت
دے۔

بچے کے لئے دعا

اگر میت بچہ ہو تو یہ دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا
 اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا

اے اللہ ! اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے جا کر
 سامان کرنے والا بنا دے اسے ہمارے لئے باعثِ ثواب اور
 ذخیرہ بنا دے یا اللہ ! اس کو ہماری شفاعت کرنے والا اور
 شفاعت قبول کیا ہوا بنا دے۔

بچی کے لئے دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا
 وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً

ترجمہ وہی ہے جو بچے کی دعا کا ہے۔

نوٹ :- اگر میت مجنون (پاگل) ہو تو بھی یہی دعا

پڑھیں۔

فاتحہ و دعا

نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد صفیں توڑ دیں۔

اور پہلے تین بار درود شریف پڑھیں اس کے بعد ایک بار

سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اور تین بار سورہ اخلاص (قل هو اللہ

احد پوری سورت) پڑھیں پھر تین بار درود شریف پڑھ کر

میت کو ثواب پہنچائیں اور اس کی مغفرت نیز قبر میں آسانی

کے لئے اجتماعی دعا مانگیں۔

حیلہ اسقاط

اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر دن میں پانچ نمازیں اور رمضان المبارک کے روزے فرض کئے ہیں۔ صاحب استطاعت پر حج اور زکوٰۃ بھی فرض ہے چونکہ یہ دونوں عبادتیں مالی ہیں لہذا ان کی ادائیگی بطور نائب کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ لیکن نماز اور روزہ بدنی عبادات ہیں ان کی ادائیگی دوسرا شخص نہیں کر سکتا اس لئے ان کا فدیہ دنیا پڑتا ہے ہر نماز اور ہر روزے کا بدلہ دو کلو گندم یا اس کی قیمت ہے۔ میت کی جتنی نمازیں یا روزے رہ گئے ہیں ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے اگر میت نے اس کی وصیت کی ہے تو اس کی وصیت کو مال کے تہائی حصہ میں سے پورا کیا جائے۔ اور اگر

وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی طرف سے ادا کریں۔ اگر قضاء شدہ نمازیں اور روزے اتنے زیادہ ہوں کہ ان کے لئے فدیہ پورا نہ ہو سکتا ہو تو حیلہ کیا جائے اس کو حیلہ اسقاط کہتے ہیں اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو وہ رقم دیں جو

آپ دینا چاہتے ہیں حساب لگائیں کہ یہ کتنی نمازوں کا فدیہ ہے وہ مسکین بطور تحفہ یا ہبہ آپ کو واپس کر دے آپ دوبارہ اس کو بطور فدیہ دیں اتنی بار یہ عمل دہرائیں کہ آپ کے علم کے مطابق میت کی تمام نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ مسکین ایک دائرے کی شکل میں کھڑے ہو جائیں آپ وہ فدیہ ایک مسکین کو دے دیں وہ اس کا مالک بن کر میت کی نمازوں کے فدیہ کے طور پر دوسرے مسکین کو دے پھر وہ قبضہ کر کے اپنی مرضی سے تیسرے فقیر کو دے اسی طرح کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ تمام فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا ہو جائے۔ اس رقم کے ساتھ برکت کی خاطر قرآن پاک بھی رکھا جاسکتا ہے۔

قبر تک جانا

نماز جنازہ میں شرکت کے بعد کچھ لوگ اپنی مصروفیت کے باعث میت کو دفنانے کے لئے قبر تک نہیں جاسکتے لہذا انہیں وارثین میت سے اجازت لے کر واپس جانا چاہئے۔

اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ میت کا ولی مثلاً باپ یا بیٹا وغیرہ جو بھی زیادہ قریبی ہو عام اجازت دے کہ جو حضرات جانا چاہیں وہ جا سکتے ہیں اور جو لوگ وقت دے سکتے ہیں وہ میت کی تدفین میں شریک ہوں۔

قبر کی کیفیت

میت کے لئے قبر، قبرستان میں بنائیں تاکہ جب بھی کوئی شخص فاتحہ پڑھنے آئے تو اس میت کو بھی نفع حاصل ہو سکے۔ قبر کی لمبائی میت کے قد کے برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کے برابر گہرائی نصف قد کے برابر ہو سکتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ بھی پورے قد کے برابر ہو۔

قبر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کو شق کہتے ہیں ہمارے
 ہاں عام طور پر اسی انداز کی قبر ہوتی ہے۔ یعنی بالکل سیدھا
 صندوق نما گڑھا بنانا دوسری قسم کی قبر کو لحد کہتے ہیں اس کا
 مطلب یہ ہے کہ سیدھی قبر بنانے کے بعد قبلہ کی جانب والی
 دیوار میں میت کو رکھنے کی جگہ بنائی جائے اگر زمین نرم نہ ہو
 تو لحد سنت ہے ورنہ شق ہی بنا دیں۔

قبر میں میت کا سر شمال کی طرف ہو تاکہ اس کا منہ
 قبلہ رخ رہے قبر کا وہ حصہ جو میت کے قریب ہے وہاں پکی
 اینٹیں نہ لگائیں بلکہ اس جگہ کو کچا رکھیں۔

—————

میت کو دفن کرنا

جب قبر کے قریب پہنچیں تو چارپائی کو قبلہ والی جانب یعنی قبر کی مغربی جانب اتار دیں اور پھر حسب ضرورت دو یا تین قابل اعتماد آدمی قبر میں اتریں اگر میت عورت ہو تو وہ اس کے محرم ہوں۔ اگر محرم نہ ہوں تو اجنبی بھی اتار سکتے ہیں اب میت کو نہایت عزت و احترام سے اٹھا کر قبر میں رکھ دیں اگر عورت کی میت ہے تو اوپر پردہ کریں۔ قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(اللہ تعالیٰ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی ملت پر قبر میں رکھتا ہوں)۔ میت کو لٹانے کے بعد اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں۔ اور اب کفن کی بندش (گرہ) کھول دیں کیونکہ اب اس کی ضرورت نہیں۔

قبر کے اوپر ایسی چیز رکھیں جو آگ پر نہ پکائی گئی ہو یا آگ میں جلائی نہ جاتی ہو مثلاً کچی اینٹیں یا پتھر کے تختے وغیرہ لگائیں۔ درمیان میں جو سوراخ رہ جائیں انہیں گارے سے بند کر دیں اور اب قبر پر مٹی ڈال دیں۔ مستحب طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔ اگر ہو سکے تو مٹی ڈالتے وقت یہ کلمات پڑھیں۔

پہلی بار..... **مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ** ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا

دوسری بار.... **وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ** اور تمہیں اسی میں

لوٹائیں گے

تیسری بار.... **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً**

اُخْرَى اور دوسری بار اسی سے نکالیں گے۔

مٹی ڈالنے کے بعد قبر کو مربع شکل میں نہ بنائیں بلکہ اونٹ کی کوبان کی طرح ترچھی بنائیں۔

یاد رکھیں قبر اندر سے کچی ہونی چاہئے۔ باہر سے پختہ بنانے میں کوئی حرج نہیں۔ نیز علماء کرام اور مشائخ عظام کے قبروں پر گنبد وغیرہ بنانا بھی جائز ہے عام لوگوں کی قبروں پر ایسا کرنا منع ہے۔

قبر پر موجود رہنا

دفن کرنے کے بعد اگرچہ عام لوگ واپس جاسکتے ہیں لیکن میت کے کچھ قریبی رشتہ دار بالخصوص علماء کرام اور نیک سیرت لوگ وہاں موجود رہیں۔ اور اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ تاکہ میت مانوس رہے اور اسے وحشت نہ ہو۔

تلقین :- اس دوران قرآن پاک کی تلاوت کریں اور تلقین کریں تاکہ اسے نکیرین کے سوالوں کا جواب دینے میں آسانی ہو۔ حضرت امام طبرانی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تمہارے مسلمان بھائیوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے

اور تم اس کی قبر پر مٹی برابر کر لو تو ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے۔

”اے فلاں بن فلانہ“ یعنی ماں کی نسبت سے کہے
 اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں وہ اسے سنتا ہے پھر اسی طرح
 پکارے اے فلاں کے بیٹے فلاں تو وہ ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتا
 ہے۔ پھر کہے اے فلاں کے بیٹے فلاں، تو میت کہتی ہے
 ہماری راہنمائی کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے“

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ”تم اس کی بات نہیں
 سمجھتے“ تو اب یوں کہے

أَذْكَرُ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّكَ رَضِيتَ بِاللَّهِ

جب تم میں سے کوئی انتقال کر جائے تو اسے روکے نہ رکھو بلکہ قبر کی طرف جلدی لے جاؤ (اور جب اسے دفن کر دیا جائے تو) اس کے سرہانے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات (الم سے اولئک ہم المفلحون) تک اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی آخری آیات (لله ما فی السموات و ما فی الارض سے سورہ کے آخر تک) پڑھو۔ لہذا اس ارشاد رسول پر بھی عمل کریں۔ بعض جگہ میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان پڑھتے ہیں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے کیونکہ یہ ذکر خداوندی ہے اور اس سے میت کی وحشت دور ہوتی ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا گیا اور قبر

درست کر دی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے
 ساتھ صحابہ کرام بھی دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتے
 رہے پھر آپ نے اور صحابہ کرام نے بھی اللہ اکبر کا ورد کیا۔
 صحابہ کرام نے جب وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا اس نیک
 شخص پر قبر تنگ ہو گئی تھی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے وہ
 تکلیف دور کر دی اور قبر کو کشادہ کر دیا بعض جگہ میت کی
 تدفین سے فارغ ہو کر جب لوگ واپس جاتے ہیں تو قبرستان
 کے احاطے سے باہر آکر اجتماعی طور پر دعا مانگتے ہیں یہ اچھی
 بات ہے اس میں کوئی خرابی نہیں اور اگر نہ بھی مانگیں تو کوئی
 حرج نہیں لیکن دعا مانگنا بہتر ہے۔

قبر پر قرآن خوانی

جس قدر ممکن ہو قبر پر قرآن پاک کی تلاوت کریں
 اگر زیادہ نہ کر سکیں تو کم از کم چالیس دن صبح شام قرآن پاک
 پڑھیں۔ ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے حضرت ابن
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ ان کی قبر کے
 پاس سورہ بقرہ پڑھی جائے اور انصار (صحابہ کرام) کا طریقہ
 مبارک تھا کہ جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی
 قبر کے پاس قرآن پاک پڑھتے تھے۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب کا مطلب یہ ہے کہ آدمی عبادت کر کے

اس کا ثواب اپنے فوت شدہ لوگوں کو پہنچائے۔ نماز، روزہ، صدقہ، تلاوت قرآن پاک جو بھی عبادت ہو اس کا ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔

امام عبداللہ بن علوی حداد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میت کے لئے بہترین تحفہ جس کی برکت اور نفع زیادہ ہوتا ہے وہ قرآن پاک پڑھ کر اسے ثواب پہنچانا ہے اسی طرح میت کے ایصال ثواب کے لئے نفل پڑھنا اور روزہ رکھنا بھی بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے والدین کی زندگی میں ان کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کا برتاؤ کرتا تھا۔ ان کے فوت ہونے کے بعد ان سے حسن

سلوک کی کیا صورت ہے آپ نے فرمایا ان کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھ اور اپنے روزے کے ساتھ ان کے لئے روزہ رکھ۔ (یعنی نفلی نماز اور نفلی روزے کا ثواب انہیں پہنچا)۔

معمولات اہل سنت

ایصال ثواب کے سلسلہ میں اہل سنت کا معمول ہے کہ وہ کسی مسلمان کے فوت ہونے کے دوسرے یا تیسرے دن، پھر ہر جمعرات کو قرآن خوانی کرتے اور کھانا پکا کر غرباء اور مساکین کو کھلاتے ہیں۔ اسی طرح اس کا چہلم کیا جاتا ہے اور سالانہ یا ششماہی ختم شریف ہوتا ہے یہ ایک مستحسن اور اچھا کام ہے لیکن اسے فرض ہرگز نہ سمجھیں اور نہ ہی ایسے

موقع پر دھوم دھام اور شادی جیسا سماں پیدا کریں۔ اور اسے دعوت کی شکل بھی نہ دیں۔ بلکہ محض صدقہ و خیرات سمجھیں اور غرباء و مساکین کا خاص خیال رکھیں۔ اس مقصد کے لئے قرض لینا یا میت کے ترکہ میں سے خرچ کرنا جب کہ تمام ورثاء متفق نہ ہوں یا ان میں سے کوئی نابالغ بچہ ہو جائز نہیں ہے۔ ایصالِ ثواب کے لئے پیر اور جمعرات کا دن زیادہ مناسب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سوموار اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پس ہر اس بندے کی بخشش ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ

ٹھہرائے۔ البتہ جن دو آدمیوں کے درمیان دشمنی ہو تو کہا جاتا ہے کہ انہیں مہلت دو یہاں تک کہ صلح کر لیں۔“

لہذا ایصالِ ثواب کی مجلس ان دنوں میں کی جائے تو زیادہ مناسب ہے اور مسلمانوں کے ہاں یہ طریقہ بھی رائج ہے کہ وہ ہر جمعرات کو کھانے پر فاتحہ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں یہ بھی نہایت ہی عمدہ اور حدیث کے مطابق عمل ہے۔

نوٹ :- اس موقع پر ایسی رسمیں جاری نہ کریں جن کا شریعت نے حکم نہ دیا ہو اور ان کی ادائیگی میں پریشانی اٹھانا پڑتی ہو مثلاً یہ کہ بعض جگہ کسی شخص کے فوت ہونے کے تیسرے دن مٹھائی کے لفافے بنا کر گھر میں رکھ دیئے جاتے

ہیں جب کوئی عورت فاتحہ کے لئے آتی ہے تو واپسی پر ایک
 لفافہ پکڑا دیا جاتا ہے یہ طریقہ اگرچہ حرام نہیں لیکن اسے
 لازم سمجھنا بھی غلط ہے بلکہ اس طرح کی رسموں نے غریبوں
 کے لئے موت بھی مہنگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ
 ہم سب کو دین کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل پیرا ہونے کی
 توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم



میت کیلئے خصوصی دعا

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكِرْهُ
 نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالبَرْدِ وَنَقِّهِ
 مِنَ الخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الابْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ
 دَارَ الخَيْرِ مِنْ دَارِهِ وَأَهْلَ الخَيْرِ مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ
 زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَفِيهِ فِتْنَةُ القَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ
 (ترجمہ اکل صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

ترجمہ دعا

یا اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما اسے عافیت دے،
 اسے معاف کر دے اس کی اچھی طرح مہمانی فرما اس کی قبر
 کو کشادہ کر دے، اسے پانی برف اور اولوں سے دھو دے
 اسے خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جیسے تو سفید
 کپڑے کو میل سے صاف کرتا ہے اس کو اس کے گھر سے
 اچھا گھر، گھر والوں سے اچھے گھر والے اور اس کی بیوی
 سے بہتر بیوی عطا فرما اسے جنت میں داخل کر دے اسے
 عذاب قبر اور عذاب جہنم سے بچالے۔

اپیل

قارئین کتاب سے اپیل ہے کہ اس بنیادی اور اہم کتاب کو
زیادہ سے زیادہ چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب آپ کو ہمیشہ ملتا رہے

گا انشاء اللہ

محمد صدیق ہزاروی

اپیل

قارئین کتاب سے اپیل ہے کہ اس بنیادی اور اہم کتاب کو
زیادہ سے زیادہ چھپوا کر تقسیم فرمائیں۔

یہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب آپ کو ہمیشہ ملتا رہے

گا انشاء اللہ

محمد صدیق ہزاروی